موضوع کے اعتبار سے اپنی نوعیت کی دلچسپ تحریر

سردی کے
فضائل، آداب، مسائل

تالیف

ابو معاویہ عرفان مدنی رضوی عطاری

ایم اے اسلامیات و عربی فاضل درس نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوع کے اعتبار سے اپنی نوعیت کی دلچسپ تحریر

سردی کے
فضائل، آداب، مسائل

تالیف

ابومعاویہ عرفان مدنی رضوی عطاری

ایم اے اسلامیات و عربی فاضل درس نظامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سردی کے
فضائل، آداب، مسائل

موضوع	محاسن اسلام
مولف	ابو معاویہ عرفان مدنی رضوی عطاری
سن اشاعت	نومبر 2022
ایڈیشن	ویب ایڈیشن (پی ڈی ایف)

نصیحت آموز بات

آسان زندگی گزارنے کے لئے
ضروری ہے کہ آپ کسی چیز
کی عادت نہ ڈالیں

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

فہرس

سردی کے فضائل

1...عن أبي سعيد، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: الشتاء ربيع المؤمن۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سردی کا موسم مومن کے لئے بہار کا موسم ہے۔ (1)

2...عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّتَاءُ رَبِيعُ الْمُؤْمِنِ قَصُرَ نَهَارُهُ فَصَامَهُ وَطَالَ ليله فقامه۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ ہی روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سردی کا موسم مومن کے لئے بہار کا موسم ہے کہ اس کے دن چھوٹے ہیں تو بندہ مومن (آسانی سے ان دنوں میں) روزہ رکھتا ہے اور راتیں لمبی ہیں تو (آسانی سے) رات کو قیام کرتا ہے۔ (2)

3... عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ۔

ترجمہ: حضرت عامر بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سردی کے روزے ٹھنڈی غنیمت ہیں۔ (3)

4... مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلُوبُ بَنِي آدَمَ تَلِينُ فِي

1... مسند أحمد، 245/18، حدیث: 11716
2... فضل قیام اللیل والتہجد للآجری، ص 100، حدیث: 13
3... ترمذی، 210/2، حدیث: 797

الشِّتَاءِ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ مِنْ طِينٍ، وَالطِّينُ يَلِينُ فِي الشِّتَاءِ۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی آدم کے دل سردیوں میں نرم پڑ جاتے ہیں یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا ہے اور مٹی سردیوں میں نرم ہو جاتی ہے۔[1]

5...وقال القرظي في قول الله: {يولج الليل في النهار ويولج النهار في الليل}، قال: يدخل من ليل الشتاء في نهار الصيف، ويدخل من نهار الصيف في ليالي الشتاء۔

ترجمہ: حضرت کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ اللہ پاک کے اس فرمان "اللہ پاک دن میں رات کو اور رات میں دن کو داخل فرماتا ہے" کے بارے میں فرماتے ہیں: سردیوں کی راتوں کو گرمیوں کے دنوں اور گرمیوں کے دنوں کو سردیوں کی راتوں میں داخل فرماتا ہے۔[2]

---

1 ... تاریخ أصبهان، 188/2
2 ... تفسیر القرآن من الجامع لابن وهب، 55/2

سردی کی حقیقت

اللہ پاک نے قرآن پاک میں انسانوں اور جنّوں سے ارشاد فرمایا: فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ترجمۂ کنز الایمان: تو تم دونوں اپنے ربّ کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے؟(پ27،الرحمٰن:18)

علماء کرام نے اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھا ہے کہ سردی، گرمی، بہار اور خزاں کا آنا، ہر موسم کی مناسبت سے مختلف چیزوں کا پیدا ہونا اور ہوا کا معتدِل ہونا وغیرہ (یہ سب اللہ کی عطا کردہ نعمتیں ہیں) تو تم دونوں اپنے ربّ کی کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟۔ (1)

پیارے بھائیو! معلوم ہوا کہ سردی کا موسم بھی اللہ پاک کی نعمتوں میں ایک نعمت ہے۔ سردی کیوں آتی ہے سائنسی طور پر اس کی کوئی بھی وجہ بیان کی جاتی ہو لیکن احادیثِ طیّبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سردی کی حقیقت یہ ہے کہ یہ جہنّم کے سانس لینے کی وجہ سے آتی ہے،چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی کریم صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قَالَتِ النَّارُ: رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا، فَأْذَنْ لِي أَتَنَفَّسْ، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ، نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، فَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ بَرْدٍ، أَوْ زَمْهَرِيرٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ، وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرٍّ أَوْ حَرُورٍ فَمِنْ نَفَسِ جَهَنَّمَ

ترجمہ: جہنم نے اللہ پاک سے درخواست کی کہ اے میرے پروردگار! میرا بعض

---

1 ...صراط الجنان،9/636 ملخصاً

حصہ بعض کو کھا رہا ہے، پس مجھے سانس لینے کی اِجازت عطا فرما، اللہ پاک نے اُسے دو سانس لینے کی اِجازت دیدی، ایک سانس سردی میں اور دوسری گرمی میں، پس تم لوگ جو سردی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہو تو وہ جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے اور جو گرمی کی تپش محسوس کرتے ہو وہ بھی جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔[1]

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سردی اور گرمی کی اصل وجہ جہنّم کا سانس لینا ہے ،اِسی کی وجہ سے سردی اور گرمی کا آنا جانا ہوتا ہے، پس موسم کی تبدیلی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم لوگ موسمِ سرما میں سردی سے اور گرما میں گرمی سے بچنے کے لئے جس طرح مختلف اسباب اور وسائل اختیار کرتے ہیں اور ان اقدامات پر ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں، اسی طرح ہمیں چاہئے کہ آخرت میں شدت کی سردی اور گرمی سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے جہنم سے بچنے کے اسباب اختیار کریں۔

---

1 … مسلم، 432/1، حدیث: 617

سردی کے آداب

سردی کے موسم کے بارے میں چند اہم آداب اور اِسلامی تعلیمات ذکر کی جارہی ہیں، انہیں پڑھئے، سمجھئے اور عمل کرنے کی کوشش کیجئے، اللہ پاک ہی توفیق دینے والا ہے۔

پہلا ادب: عبرت حاصل کرنا

اللہ پاک نے دنیا کے نظام میں تبدیلی رکھی ہے چنانچہ اس میں آئے دن کے ہونے والے بدلاؤ اور اُتار چڑھاؤ، رات اور دن کا آنا جانا اور اُن کا سردی و گرمی میں طویل اور مختصر ہونا، موسموں اور ذائقوں کی تبدیلیاں یہ سب قدرت کے عجائبات ہیں جن سے اللہ کی معرفت اور اُس کی پہچان ہوتی ہے اور ان میں غور کرکے انسان کو اپنے پیدا کرنے والے تک رَسائی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ پاک کا اِرشاد ہے:

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ (النّور:44)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ بدلی کرتا ہے رات اور دن کی بے شک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو

مفسِّرِ قرآن علّامہ اِبن کثیر اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اللہ پاک دن اور رات میں تصرّف کرتا ہے، چنانچہ ایک کو لمبا اور دوسرے کو چھوٹا کرتا ہے جس سے رات اور دن دونوں مُعتدل ہوجاتے ہیں، پھر جو چھوٹا تھا وہ لمبا ہونا اور جو لمبا تھا وہ چھوٹا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ اور اللہ ہی اپنے حکم، اپنی طاقت، غلبہ اور اپنے علم سے اِن (دنوں اور راتوں) میں تصرّف اور تبدیلی کرنے والا ہے۔ (1)

1 ... تفسیر ابن کثیر: 73/6

لہٰذا ایک اِنسان کا کام یہ ہے کہ وہ سردی کے موسم میں جبکہ دن چھوٹے اور راتیں لمبی ہوجاتی ہیں، ان میں غور و تدبّر کرکے عبرت حاصل کرے اور اس کے ذریعہ اللہ کو پہچانے، تاکہ یہ سردی بھی اِنسان کیلئے اللہ پاک تک پہنچنے اور اُس کی پہچان کا ذریعہ ثابت ہو۔

دوسرا ادب: تسلیم ورضاء

سردی ہو یا گرمی، خزاں ہو یا بہار، ہر موسم اللہ پاک کی جانب سے ہے اور ان میں سے ہر موسم میں اللہ پاک نے اپنے بندوں کیلئے نجانے کتنی خیریں اور بھلائیوں کو پنہاں کر رکھا ہے، اِس لئے بندوں کا کام یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے مالک اور پروردگار کے فیصلے پر دل و جان سے راضی رہیں، اور زبان و قلب سے کسی بھی قسم کا گلہ و شکوہ نہ کریں۔ اللہ پاک کا اِرشاد ہے:

وَعَسَىٰٓ أَن تَكۡرَهُواْ شَيۡـٔٗا وَهُوَ خَيۡرٞ لَّكُمۡۖ وَعَسَىٰٓ أَن تُحِبُّواْ شَيۡـٔٗا وَهُوَ شَرّٞ لَّكُمۡۚ (بقرہ:216)	ترجمۂ کنز الایمان: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو

بہت سے لوگوں کے اندر یہ کوتاہی دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ موسمی تبصروں اور تجزیوں میں وقت کو فضول ضائع کرتے ہیں بلکہ بعض اوقات شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے تبصروں میں اللہ پاک کے فیصلوں پر تنقیدی جملے اداء کرنے کی کوتاہی کرتے

ہیں، جو یقیناً ایک انتہائی غلط اور ناجائز طریقہ ہے جس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔یاد رکھیں! سردی ہو یا گرمی سب اللہ ہی کی جانب سے ہے اِس لئے اُنہیں بُرا کہنا شرعاً جائز نہیں،چنانچہ حدیثِ قدسی میں ہے،اللہ پاک اِرشاد فرماتے ہیں:يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِي الأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

ترجمہ: آدم کا بیٹا(اِنسان)مجھے تکلیف دیتا ہے،یعنی وہ زمانے کو گالی دیتا ہے،حالانکہ میں زمانہ ہوں،میرے ہی ہاتھ میں سارے اُمور ہیں،رات ودن کو میں ہی پلٹتا ہوں۔[1]

تیسرا ادب:عافیت کی دعا

موسمِ سرما کی ٹھنڈی ہواؤں اور ٹھٹھرتی راتوں میں یقیناً تکلیف تو ہوتی ہے، بالخصوص جبکہ گرم کپڑے، لحاف اور سردی سے بچاؤ کا مُناسب اِنتظام نہ ہو تو یہ تکلیف اور بھی بڑھ جاتی ہے، پھر اِن سرد اور ٹھنڈی ہواؤں میں بسا اوقات نزلہ زُکام، کھانسی اور بخار وغیرہ بھی ہوسکتا ہے جس سے کئی قسم کی پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے ایسے میں اِنسان کو چاہیئے کہ دل وجان سے اللہ کے فیصلہ پر راضی رہے، صبر سے کام لے اور اللہ سے عافیت کی دعاء مانگتا رہے ، کیونکہ یہی اُس کے دکھوں کا مداوا اور یہی اُس کے دَردوں اور مصیبتوں کی دَواء ہے۔

حدیث میں آتا ہے : حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں:نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:مَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ العَافِيَةَ

---

1 …بخاری،133/6،حدیث:4826

ترجمہ: اللہ پاک سے کوئی چیز ایسی نہیں مانگی گئی جو اُس کے نزدیک عافیت سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہو۔[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر یہ اِرشاد فرمایا: اِسْأَلُوا اللَّهَ العَفْوَ وَالعَافِيَةَ، فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ اليَقِينِ خَيْرًا مِنَ العَافِيَةِ

ترجمہ: اللہ سے بخشش اور عافیت کا سوال کرتے رہو، اِس لئے کہ کسی کو ایمان کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ یا رسول اللہ! کون سی دعاء سب سے زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: سَلْ رَبَّكَ العَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اپنے رب سے دنیا و آخرت کی عافیت اور معافی کا سوال کرتے رہو، وہ شخص پھر اگلے دن آیا اور وہی سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی جواب عطا فرمایا، وہ شخص پھر تیسرے دن آیا اور وہی سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی جواب اِرشاد فرمایا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی وجہ بیان فرمائی: فَإِذَا أُعْطِيتَ العَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت سے نواز دیا گیا تو سمجھ لو کہ تم کامیاب ہو گئے۔[3]

---

1 ... ترمذی، 515/5، حدیث: 3548
2 ... ترمذی، 522/5، حدیث: 3558
3 ... ترمذی، 490/5، حدیث 3512

عافیت کی چند مسنون دعائیں

پیارے بھائیو! یہاں ہم موقع کی مناسبت سے عافیت کے موضوع پر مشتمل چند دعائیں نقل کرتے ہیں۔

1... اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

الٰہی مجھے ان میں ہدایت دے جنہیں تونے ہدایت دی اور عافیت والوں میں عافیت دے جن کا تو والی بنا ان میں میرا والی ہو اپنے دیئے میں مجھے برکت دے اور قضاء قدر کی برائی سے مجھے بچا کہ تو فیصلہ کرتا ہے تجھ پر فیصلہ نہیں کیا جاتا جس کا تو والی ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا اے رب تو برکت و بلندی والا ہے۔ (1)

2... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي

ترجمہ: اے اللہ! مجھے معاف کردے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطاء فرما، مجھے عافیت نصیب فرما اور مجھے رزق عطاء فرما۔ (2)

3... اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي

1... ابوداؤد، 564/2، حدیث: 1425

2... مسلم، 2073/4، حدیث: 2697

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین و دنیا، اپنے اہل و عیال اور مال میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیبوں کو چھپادے اور مجھے گھبراہٹ میں امن عطاء فرما، اے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اِس بات سے کہ میں اپنے نیچے سے (دھنسنے وغیرہ کی صورت میں) ہلاک کردیا جاؤں۔ (1)

چوتھا ادب: جہنم کی سردی کو یاد رکھنا اور اُس سے اللہ کی پناہ مانگنا

جہنم میں اللہ پاک نے سخت سردی اور ٹھنڈک کا عذاب رکھا ہے، سردی کے موسم میں اُس کو یاد رکھے اور اس عذاب سے اللہ پاک کی پناہ مانگنی چاہیئے: اس عذاب کو یاد رکھنے کیلئے مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: إِنَّ فِي جَهَنَّمَ بَرْدًا هُوَ الزَّمْهَرِيرُ يُسْقِطُ اللَّحْمَ عَنِ الْعَظْمِ حَتَّى يَسْتَغِيثُوا بِحَرِّ جَهَنَّمَ

ترجمہ: بیشک جہنم (کا ایک عذاب ایسا ہوگا جس) میں ٹھنڈک ہوگی اور وہ ”زمہریر“ ہے جس میں (سردی کی شدّت کی وجہ سے) ہڈیوں سے گوشت گرجائے گا یہاں تک کہ لوگ جہنم کی گرمی (کے حصول) کی فریاد کرنے لگیں گے۔ (2)

---

1 ... ادب المفرد، ص681، حدیث: 1200

2 ... حلیۃ الاولیاء، 370/5

حضرت مُجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: الزَّمْهَرِيرُ: الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَذُوقُوهُ مِنْ بَرْدِهِ زمہریر وہ (شدید ٹھنڈک کا) عذاب ہے جس کی ٹھنڈک کو چکھنے کی بھی لوگوں میں طاقت نہ ہوگی۔ (1)

جہنّم کی سردی سے پناہ مانگنے کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے درج ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی پاک صلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

جب کوئی گرم دن ہو اور کوئی شخص یہ کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَا أَشَدَّ حَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ، اللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ یعنی لا الٰہ الا اللہ! یہ دن کتنا گرم ہے! اے اللہ! مجھے جہنم کی گرمی سے نجات عطاء فرما۔ تو اللہ پاک جہنم سے اِرشاد فرماتا ہے: میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیری گرمی اور تپش سے میری پناہ مانگی ہے، پس تو گواہ رہنا میں نے اُسے پناہ دیدی۔

جب کوئی شدید سردی کا دن ہو اور کوئی شخص یہ کہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَا أَشَدَّ بَرْدَ هٰذَا الْيَوْمِ، اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنْ زَمْهَرِيرِ جَهَنَّمَ یعنی لا الٰہ الا اللہ! یہ دن کتنا سرد اور ٹھنڈا ہے! اے اللہ! مجھے جہنّم کے طبقہ زمہریر سے نجات اور خلاصی عطاء فرما۔ تو اللہ پاک جہنم سے اِرشاد فرماتا ہے: میرے بندوں میں سے ایک بندے نے تیرے طبقہ زمہریر سے میری پناہ مانگی ہے، پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اُسے پناہ دیدی۔

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم! زمہریر کیا ہے؟ آپ صلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: بَيْتٌ يُلْقَى فِيهِ الْكَافِرُ، فَيَتَمَيَّزُ مِنْ شِدَّةِ بَرْدِهَا بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ یعنی

1... التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار، ص 96

وہ (زمہریر) ایسا مقام ہے جہاں کافر کو ڈالا جائے گا پس اُس کی شدید سردی کی وجہ سے اُس کے جسم کا بعض حصہ بعض سے الگ ہو جائے گا۔ [1]

پانچواں ادب: توبہ و اِستغفار کی کثرت

آجکل پوری دنیا میں موسمی تبدیلیوں کا شور شرابا ہے اور دنیا بھر کے موسمیات کے ماہرین کے مطابق زمین میں بڑے پیمانے پر موسمیاتی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں، سردی کا موسم دیکھو تو وہ اپنی حدِّ اعتدال سے آگے بڑھ چکا ہے کبھی نہ ہونے کے برابر تو کبھی حد سے زیادہ جس کا مشاہدہ ماضی قریب کے چند سالوں میں ہو چکا ہے، گرمی کے موسم میں درجہ حرارت کئی کئی دہائیوں کے ریکارڈ سے تجاوز کرتا چلا جارہا ہے، ہیٹ اِسٹروک کی وجہ سے بکثرت اموات واقع ہو جاتی ہیں، بارشیں اپنے وقت پر نہیں ہوتیں یا ہوتی ہیں تو اِس قدر طوفانی ہوتی ہیں کہ اُن سے کئی کئی بستیاں اور دیہات صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں، لوگوں کو اپنی جانوں اور مالوں سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اور اس کا نظارہ پاکستان میں حالیہ سیلاب کی صورت میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ آئے دن کے زلزلوں اور طوفانوں کی وجہ سے کس قدر بڑے اور وسیع پیمانے پر لوگوں کی جانوں اور مالوں کا نقصان ہونے لگا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ یہ سب کیوں اور کس لئے ہونے لگا؟؟ محکمہ موسمیات اور دنیا بھر کے ماہرین اس کی وجہ کو گلوبل وارمنگ بتائیں یا کچھ اور لیکن حقیقت یہی ہے جس کو قرآن کریم نے واضح کیا ہے کہ یہ سب لوگوں کے اعمال اور

---

1 ...مقاصد الحسنہ، ص714، رقم:1283

کرتوت کا نتیجہ ہے۔ اللہ پاک کا اِرشاد ہے:

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ(شوریٰ:30)	ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔

اِس لئے تمام مصیبتوں اور تکلیفوں کو دور کرنے کا سب سے بہترین حل یہی ہے کہ بندے انفرادی اور اجتماعی طور پر اللہ کو راضی کریں اور اپنے کیے پر شرمندگی اور ندامت کے ساتھ سچے دل سے توبہ واِستغفار کریں، جب گناہ معاف ہوں گے تو اِن شاء اللہ تمام مسائل خود ہی حل ہو جائیں گے، رکاوٹیں دور ہو جائیں گی اور معاشرے میں ہر طرح کی ظاہری وباطنی خوشحالی آجائے گی۔ اللہ پاک کا اِرشاد ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (نور:31)	ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ

حدیث میں آتا ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ لَزِمَ الِاسْتِغْفَارَ، جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔

ترجمہ: جو استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے۔ اور اسے ہر رنج وغم سے نجات دیتا ہے نیز اس کو ایسی جگہ سے

رزق عطاء کرتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔[1]

جب بندے استغفار میں لگے ہوں تو اللہ پاک ان سے اپنے عذاب کو روک لیتا ہے۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (انفال:33)	ترجمۂ کنز الایمان: اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں

معلوم ہوا کہ سردی کی شدّت ہو یا کوئی اور پریشان کُن صورتحال، تمام مسائل کا حل اِسی میں ہے کہ بندہ توبہ واِستغفار کی کثرت کرے، اِن شاء اللہ اِس کی برکت سے ہر مشکل آسان اور ہر پریشانی دور ہوجائے گی۔

چھٹا ادب: سردی سے بچاؤ کے ذرائع اور تدابیر اختیار کرنا

سردی کے موسم میں اپنی وسعت اور حیثیت کے مطابق اس سے بچاؤ کے اسباب اور ذرائع اختیار کرنے چاہیئے، لحاف، موٹی چادر اور اوڑھنے بچھونے کیلئے گرم اور موٹے کپڑے استعمال کرنے چاہیئے تاکہ بیماریوں اور پریشانیوں سے بچا جاسکے۔ حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا بیشک تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔[2]

---

1 …ابوداؤد، 628/2، حدیث:1518

2 …ترمذی، 608/4، حدیث:2413

ساتواں ادب: نادار اور مفلس لوگوں کے کام آنا

سردی کے موسم میں بہت سے ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس سردی سے بچاؤ کے اسباب نہیں ہوتے اور نہ ہی اُن کے پاس اتنی وسعت ہوتی ہے کہ اس کو خرید سکیں، ایسے لوگوں کا موسمِ سرما کس طرح گزرتا ہے اس کو سوائے صرف خود اُن کے کون جان سکتا ہے، نرم و گرم بستر اور لحاف میں سونے والوں کو اُن کی تکلیفوں اور پریشانیوں کا کیا احساس ہو سکتا ہے۔ اِس لئے سردی کے موسم میں اپنے اُن مُفلس بھائیوں کو بھولنا نہیں چاہیئے، بلکہ اِس موقع سے فائدہ اُٹھا کر اپنی نجات کا سامان کرنا چاہیئے۔

قمیص دینا نجات کا باعث بنا

حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ شام میں سے ایک شخص نے آکر کہا: مجھے حضرت صفوان بن سلیم زُہری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بتاؤ، میں نے انہیں جنت میں داخل ہوتے دیکھا ہے۔ پوچھا گیا کس عمل کے سبب؟ اس نے بتایا: کسی کو ایک قمیص پہنانے کے سبب۔ حضرت صفوان بن سلیم زہری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے اس قمیص کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں سخت سردی کی رات میں مسجد سے نکلا تو ایک شخص پر نظر پڑی جس نے کپڑے نہیں پہنے تھے، میں نے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنادی۔[1]

یقیناً ہم جب کسی غریب مسلمان کو گرم لباس پہنائیں گے جس کی وجہ سے اس کی

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، 161/3

سردی اس سے دور ہو جائے گی تو یہ عمل فرشتوں کی خوشی کی وجہ بنے گا جیسا کہ روایت میں آتا ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَفْرَحُ بِذِهَابِ الشِّتَاءِ رَحْمَةً لِمَا يَدْخُلُ عَلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الشِّدَّةِ ترجمہ: بیشک فرشتے فقراء مؤمنین پر (سردی کی) شدّت کی وجہ سے سردی کے جانے سے خوش ہوتے ہیں۔[1]

آٹھواں ادب: دوسروں کو تکلیف دینے سے گریز کرنا

شریعت کا یہ بہت ہی حکم ہے کہ کسی بھی ایسے کام سے حتی الامکان ضرور بچنا چاہیئے جو کسی کی تکلیف اور پریشانی کا باعث ہو، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کو ایمانِ کامل کا معیار قرار دیا ہے۔ سردی کے موسم میں بھی اِس اصول اور ضابطہ کا بطورِ خاص لحاظ رکھنا چاہیئے اور کسی بھی ایسے کام سے بچنا چاہیئے جس سے دوسروں کو تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو مثلاً:

1... آتی یا جاتی سردی میں جبکہ بعض لوگوں کو کسی قدر گرمی کا احساس ہو رہا ہوتا ہے تو وہ پنکھا چلا کر اپنی راحت اور دوسروں کی تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔

2... وضو وغیرہ کر کے گیلے ہاتھوں سے دوسروں سے مُصافحہ وغیرہ کرتے ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

3... روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کیلئے کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے بعض اوقات

1... فردوس الاخبار، 203/1، حدیث: 773

ہمسائیوں کو تکلیف کا سامنا ہوتا ہے، لہذا پردے کا اہتمام کرکے ان کی اجازت سے کہ ان کو برا نہ لگے اس کام کو انجام دیں۔

4﴾... آتے جاتے دروازوں کو کھول دینے سے بچیں کہ یہ بات دوسروں کے لئے پریشانی کا باعث ہوتی ہے۔

5﴾... کسی جگہ گرم پانی کا محدود انتظام ہونے کے باوجود بعض لوگ اُس کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں جس سے دوسرے کئی لوگ گرم پانی سے محروم اور ٹھنڈے پانی کے استعمال پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ یہ اور اس جیسے کئی تکلیف دہ اُمور ہیں جنہیں معمولی سی توجہ دینے کی وجہ سے سمجھا بھی جاسکتا ہے اور بچا جاسکتا ہے، لیکن صرف غفلت اور بے فکری کی وجہ سے اس کا اہتمام نہیں ہوتا۔

نواں ادب: سردی کے موسم میں آخرت کی تجارت کرنا

سردی ہو یا گرمی! ہر موسم عبادت کا موسم ہے، لیکن سردیوں میں کم وقت میں زیادہ ثواب کمانا نسبتاً آسان ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موسمِ سرما مؤمن کا موسمِ بہار ہے کہ اِس میں دن چھوٹے ہوتے ہیں تو مؤمن ان میں روزہ رکھتے ہیں اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تو وہ ان میں قیام کرتے (یعنی نوافل وغیرہ پڑھتے) ہیں۔[1]

ہمارے بُزُرگانِ دین موسمِ سرما کی آمد پر خوش ہوتے اور اِسے عبادت میں اِضافے کا موسم قرار دیتے جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ موسمِ سرما کی آمد پر

1... شعب الایمان، 416/3، حدیث: 3940

فرماتے: سردی کو خوش آمدید، اِس میں اللہ پاک کی رَحمتیں نازل ہوتی ہیں کہ شب بیداری کرنے والے کے لئے اِس کی راتیں لمبی اور روزہ دار کے لئے دن چھوٹا ہوتا ہے۔[1]

پیارے بھائیو! ہمیں بھی چاہئے کہ سردیوں کے موسم میں خوب نیکیاں کمائیں اور اپنے نامۂ اعمال کو مہکائیں۔

سردیوں میں خصوصی طور پر کئے جانے والے کام

1...شب بیداری کیجئے:

اللہ پاک کے نیک بندے سردیوں کی راتوں میں عبادت کو محبوب جانتے تھے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: سخت سردیوں کی راتوں میں نماز پڑھنا میرا محبوب ترین عمل ہے۔[2] مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: سردی کا موسم عبادت گزاروں کے لئے غنیمت ہے۔[3] حضرتِ صَفْوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ علیہ گرمیوں میں گھر کے اندر اور سردیوں میں چھت پر نماز پڑھتے تاکہ نیند نہ آئے۔[4]

2...تلاوتِ قراٰن کیجئے

حضرت عبید بن عمیر رَضِیَ اللہُ عنہ موسمِ سرما کی آمد پر فرماتے: اے اَہلِ قراٰن!

---

1 ... فردوس الاخبار، 349/2، حدیث: 6808

2 ... عیون الحکایات، ص 119

3 ... حلیۃ الاولیاء، 51/1

4 ... حلیۃ الاولیاء، 186/3

تمہاری قراءت کے لئے راتیں لمبی ہو گئی ہیں تو تم اِن میں قیام کرو، اور تمہارے روزوں کے لئے دن چھوٹے ہو گئے ہیں تو تم اِن میں روزے رکھو۔[1]

حضرت محمد بن مُفلح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سردی کے موسم میں رات کے اوّل حصّے اور گرمیوں میں دن کے اِبتِدائی حصّے میں قرآن پاک ختم کرنا اچھا ہے۔[2]

3﴾... نفلی روزے رکھئے:

سردیوں میں دن چھوٹے اور موسم ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے بھوک اور پیاس کا اِحساس کم ہوتا ہے، لہٰذا اس موسم میں روزے کا ثواب کمانا آسان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ یعنی سردی کے روزے ٹھنڈی غنیمت ہیں۔[3]

4﴾... دُگنا ثواب کمائیے:

سردی کی وجہ سے نماز میں سُستی مت کیجئے، بلکہ سردی کی مشقّت اور وُضو کی مشقّت پر صبر کرکے دُگنا ثواب کمائیے۔

سردی کے وضو کی فضیلت

حضرت علی کرّم رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ أَسْبَغَ الْوُضُوءَ فِي الْبَرْدِ الشَّدِيدِ، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كِفْلَانِ

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، 344/2، حدیث: 9743

2 ... الآداب الشرعیۃ لابن مفلح، ص688

3 ... ترمذی، 210/2، حدیث: 797

ترجمہ: جس نے سخت سردی میں کامل وضو (یعنی سنّت کے مطابق اچھی طرح وضو) کیا اُس کیلئے اجر کے دو حصے ہوتے ہیں (یعنی ڈبل اجر ہوتا ہے)۔[1]

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلاؤں جس کے ذریعے سے اللہ پاک گناہ معاف کردے اور درجات بلند کردے؟

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ضرور بتلائیے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ (سردی وغیرہ کی) مشقت اور ناگواری کے باوجود کامل وضو کرنا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور مساجد کی طرف کثرت سے قدم بڑھانا، پس یہی رباط (یعنی اپنے نفس کو اللہ کی اِطاعت میں روکنا) ہے۔[2]

سردی کے غسلِ جنابت کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ثَلَاثٌ مِنَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَحْتَلِمَ الرَّجُلُ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ فَيَقُومَ فَيَغْتَسِلَ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللهُ، وَالصَّوْمُ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْأَرْضِ الْفَلَاةِ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللهُ

ترجمہ: تین چیزیں ایمان (کے اعلیٰ درجہ کاموں) میں سے ہے: ایک یہ کہ کسی شخص کو (سردی کی) ٹھنڈی رات میں احتلام ہوجائے اور وہ غسل کرنے کیلئے کھڑا

---

1 ... معجم اوسط، 298/5، حدیث: 5366

2 ... مسلم، 219/1، حدیث: 251

ہو جائے اِس طرح کہ اُسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو،دوسرا گرم دن میں روزہ رکھنااور تیسرا کسی شخص کابیابان جگہ میں جہاں اُسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو،نماز پڑھنا۔ [1]

سردی میں نرم گرم بستر چھوڑ کر نماز کیلئے کھڑے ہونے کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنہ سے روایت ہے : أَلَا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ إِلَى رَجُلَيْنِ رَجُلٍ قَامَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ وَلِحَافِهِ وَدِثَارِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاةٍ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهُ مِمَّا خَافَ، وَرَجُلٍ كَانَ فِي فِئَةٍ فَعَلِمَ مَا لَهُ فِي الْفِرَارِ، وَعَلِمَ مَا لَهُ عِنْدَ اللهِ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَيَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِي هَذَا عَلَى مَا صَنَعَ؟، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا رَجَاءَ مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُولُ: فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَعْطَيْتُهُ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهُ مِمَّا خَافَ

ترجمہ:دو شخصوں کو دیکھ کر اللہ پاک خوش ہوتاہے:ایک وہ شخص جو سرد رات میں اپنے بستر اور لحاف سے اٹھ کر وضو کرتاہے،پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہوتاہے تو اللہپاک فرشتوں سے پوچھتاہے:میرے بندے کو یہ تکلیف برداشت کرنے پر کس چیز نے ابھاراہے؟فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ آپ کی رحمت کاامیدوار ہے اور آپ کے عذاب سے ڈرتاہے،اللہ پاک فرماتاہے کہ تم لوگ گواہ رہو میں نے اسکی امیدیں پوری کردیں اور جس چیز سے خوف کھا رہا ہے اس سے امن دے دیا۔دوسرا وہ شخص جو(مجاہدین کی)کسی جماعت میں ہو اور وہ یہ جان لے کہ(میدانِ جہاد سے)بھاگنے میں

---

1 … شعب الایمان،76/1،حدیث:52

اُسے کیا (گناہ) ملے گا اور یہ بھی جان لے کہ اُسے (ڈٹ کر لڑنے میں) اللہ کے حضور کیا ملے گا! پس وہ قتال کرے اور شہید ہو جائے تو اللہ پاک فرشتوں سے پوچھتا ہے: میرے بندے کو یہ تکلیف برداشت کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری رحمت کا امید وار ہے اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم لوگ گواہ رہو میں نے اسکی امیدیں پوری کر دیں اور جس چیز سے خوف کھا رہا ہے اس سے امن دے دیا۔ [1]

1... مختصر للمروزی، ص 57

سردی کے چند اہم مسائل

سردی کے موسم کے بارے میں کچھ ایسے اہم مسائل ہیں جن پر توجّہ دلانا ضروری ہے تاکہ اُن سے آگاہی حاصل ہو اور اُن کی خلاف ورزی کرنے سے بچا جاسکے:

پہلا مسئلہ: سردی کے وضو میں اعضاء کو مَلنے کا اہتمام کریں

سردی میں وضو کرتے ہوئے اعضاءِ وضو کو بالخصوص کہنیوں اور ایڑیوں کو ہاتھوں سے اچھی مَل لینا چاہیئے تاکہ موسم کے خشک ہونے کی وجہ سے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے، کیونکہ بعض اوقات پانی اوپر سے گزر جانے کے باوجود بھی کھال خشک رہ جاتی ہے، اور اگر اِس کیلئے کوئی تیل یا اس جیسی کوئی چیز اعضاءِ وضو پر لگالی جائے تو آسانی ہوتی ہے۔

اگر جلد بازی اور غفلت میں وضو کرتے ہوئے اعضاءِ وضو کو کوئی معمولی سا بھی حصہ رہ جائے تو اس سے وضو بھی نہیں ہوتا اور جہنم کے عذاب کا بھی سامنا ہوتا ہے۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ایسے وضو کی وعید بیان فرمائی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرّمہ سے مدینہ منوّرہ واپس لوٹ رہے تھے کہ راستے میں ایک مقام پر پہنچے، عصر کی نماز کا وقت تھا کچھ لوگ آگے بڑھ کر جلدی وضو کرنے لگے، جب ہم اُن تک پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ اُن کی ایڑیاں چمک رہی تھیں یعنی اُنہیں پانی نہیں لگا تھا، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کیلئے (جہنم کی)

آگ کے ذریعہ ہلاکت ہے، تم لوگ وضو کو مکمل کیا کرو۔ [1]

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جن احباب کو سردیوں میں جلد پھٹنے کا مسئلہ ہوتا ہے اور وہ ٹھنڈے پانی سے وضو نہیں کر سکتے تو ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اگر پانی گرم کر سکتا ہو پانی کو گرم کرنا واجب، اگر گرم سے بھی نقصان ہو تو مَسح کرے، اگر مَسح بھی نقصان دے تو اس پر جو پٹّی بندھی یا دوا کا ضِماد (یعنی لیپ) ہے اُس پر پانی بہائے، یہ بھی ضَرَر (یعنی نقصان) دے تو اس پٹّی یا ضِماد (یعنی لیپ) پورے پر مَسح کرے اس سے (بھی) نقصان ہو تو چھوڑ دے، مُعاف ہے۔ [2]

دوسرا مسئلہ: موزوں پر مسح کرنا

شریعت نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرنے کی رخصت اور اِجازت دی ہے سردیوں میں چونکہ وضو کرتے ہوئے بار بار پاؤں دھونے میں مشقت ہوتی ہے اور پاؤں کے دھونے میں سردی کا احساس بھی زیادہ ہوتا ہے اِس لئے موسمِ سرما اِس رخصت پر عمل کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے، اِسی لئے سردیوں میں بہت سے لوگ اِس رخصت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، البتہ اس کے مسائل سے آگاہی ضروری ہے تاکہ اس میں ہونے والی کوتاہیوں سے بچا جاسکے۔ یہاں بہار شریعت سے موزوں پر مسح کے حوالے سے چند اہم مسائل ذکر کئے جاتے ہیں:

---

1 … مسلم، 214/1، حدیث: 241

2 … فتاوٰی رضویہ، 620/4

1﴾... موزے چمڑے کے ہونے چاہیئے۔ اگر چمڑے کے نہ ہوں تو کسی ایسے موٹے کپڑے کے ہوں کہ جن سے پانی نہ گزر سکے۔ عام طور پر جو کپڑوں کی جرابیں پہنی جاتی ہیں اُن کو پہن کر مسح کرنا درست نہیں، ان کو اتار کر پاؤں کو دھونا ضروری ہے۔

2﴾... موزوں کو طہارت یعنی پاکی کی حالت میں پہننا شرط ہے، اگر وضو نہ ہونے کی حالت میں موزے پہن لیے جائیں اور بعد میں اُس پر مسح کیا جائے تو مسح درست نہ ہو گا۔

3﴾... موزہ ایسا ہونا چاہیئے جس سے ٹخنے ڈھکے ہوئے ہوں، پس اس قدر چھوٹے موزے جس سے ٹخنے نہ چھپ سکیں اُسے پہن کر مسح کرنا درست نہیں۔

4﴾... موزے صحیح ہوں اگر پاؤں کی چھوٹی تین انگلیاں یا اِس سے زیادہ مقدار میں پھٹے ہوئے موزے میں مسح کرنا درست نہ ہو گا۔

5﴾... مقیم ایک دن ایک رات تک اور مُسافر تین دن اور تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے، اور اس مدّت کی ابتداء موزے پہننے سے نہیں بلکہ موزے پہن کر وضو ٹوٹنے سے ہو گی۔

6﴾... جنابت کی حالت میں مسح درست نہیں، صرف بے وضو ہونے کی حالت میں مسح کر سکتے ہیں۔

7﴾... مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پُشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پُشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنّت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

8﴾... کم از کم ہاتھوں کی چھوٹی تین انگلیوں کی مقدار کے برابر مسح کرنا ضروری ہے اِس سے کم مقدار میں مسح کرنے سے مسح نہ ہو گا۔ نیز موزے کے اوپر کی سطح پر مسح

کرنا ضروری ہے، تلوے، ایڑی یا موزے کے دائیں بائیں کے حصے میں مسح کرنے سے مسح نہیں ہوگا اور یہ دونوں باتیں موزوں پر مسح کے فرائض ہیں۔[1]

تیسرا مسئلہ: جرابوں پر مسح

جہاں تک بات جرابوں پر مسح کی ہے تو وہ جائز نہیں کیوں کہ مسح کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ ایسی چیز پر کیا جائے کہ جو موٹی ہو اور اس سے پانی نہ گزر سکے جیسا کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جرابوں پر مسح جائز ہے بشرطیہ کہ وہ موٹی ہوں (کہ ان میں سے پانی نہ گزر سکے)۔[2]

چوتھا مسئلہ: مُنہ ڈھانک کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

سردی کے موسم میں ٹھنڈک سے بچنے کیلئے گرم چادر یا رومال وغیرہ اوڑھ کر نماز پڑھنا درست ہے، اِس میں کوئی حرج نہیں، البتہ مُنہ کو ڈھانکنا نہیں چاہیئے، اِس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ فِي الصَّلَاةِ

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں اپنے مُنہ کو ڈھانپ لے۔[3]

---

1 … بہار شریعت، 364/1 تا 366 بتغیر قلیل

2 … مصنف ابن ابی شیبۃ، 171/1، حدیث: 1976

3 … ابن ماجہ، 112/2، حدیث: 966

علّامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَيُكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ فَاهُ فِي الصَّلَاةِ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ؛ وَلِأَنَّ فِي التَّغْطِيَةِ مَنْعًا مِنَ الْقِرَاءَةِ وَالْأَذْكَارِ الْمَشْرُوعَةِ یعنی نماز میں مُنہ ڈھانکنا مکروہ ہے، اِس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اور اس کی وجہ سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے اور نماز کے اذکارِ مسنونہ کے پڑھنے میں رکاوٹ بھی پیدا ہوتی ہے۔[1]

علّامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فَيُكْرَهُ تَغْطِيَةُ الْأَنْفِ وَالْفَمِ فِي الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ يَشْبَهُ فِعْلَ الْمَجُوْسِ حَالَ عِبَادَتِهِمُ النِّيْرَانَ یعنی نماز پڑھتے ہوئے مُنہ کو ڈھانک لینا مکروہ ہے، اِس لئے کہ یہ مجوسیوں (آگ کی پرستش کرنے والوں) کے فعل کی مُشابہت ہے کیونکہ وہ لوگ آگ کی عبادت کرتے ہوئے ایسے ہی کیا کرتے تھے۔[2]

یاد رکھئے! یہاں مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے کہ جس کے کرنے سے نماز واجب اعادہ ہو جاتی ہے۔

پانچواں مسئلہ: چادر یا رومال وغیرہ کو لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

نماز کے دوران کسی چادر یا رومال وغیرہ کو اِس طرح لٹکا لینا جس سے اُس کے دونوں کنارے زمین پر لٹک رہے ہوں یہ بھی مکروہ ہے، اِس لئے کہ یہ "سدل" کہلاتا ہے جس سے حدیث میں منع کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

---

1 ... بدائع الصنائع، کتاب الصلاۃ، فصل بیان مایستحب... الخ، 216/1
2 ... مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، فصل فی المکروہات، ص 128

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز میں سدل اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

علّامہ برہان الدین مَرغینانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (وَلَا يُسْدِلُ ثَوْبَهُ) لِأَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نَهَى عَنِ السَّدْلِ، وَهُوَ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِهِ وَكَتِفَيْهِ ثُمَّ يُرْسِلَ أَطْرَافَهُ مِنْ جَوَانِبِهِ یعنی اپنے کپڑے کو نماز میں نہ لٹکائے، اِس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز میں سدل اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے، اور "سدل" یہ ہے کہ (نماز میں) اپنے کپڑے کو سر اور کندھے پر رکھ کر اُس کے کناروں کو دونوں جانبوں سے لٹکتا ہوا چھوڑ دے۔[2]

علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: فَهُوَ مَكْرُوهٌ مُطْلَقًا سَوَاءٌ كَانَ لِلْخُيَلَاءِ أَوْ لِغَيْرِهِ لِلنَّهْيِ مِنْ غَيْرِ فَصْلٍ سدل کرنا مطلقاً مکروہ ہے، خواہ تکبّر کیلئے ہو یا اس کے علاوہ کسی بھی اور مقصد کیلئے، اِس لئے کہ حدیث میں اس کی مُمانعت بغیر کسی تفصیل اور فرق کے بیان کی گئی ہے۔[3]

چھٹا مسئلہ: جیکٹ اور واسکٹ وغیرہا کے بٹن کھلے رکھنا

اگر کسی نے جیکٹ یا واسکٹ پہنی ہوئی ہے جس میں اس کے بٹن کھلے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ جو بعض احباب کہتے ہیں کہ یہ بھی سدل کی صورت ہے تو وہ درستی پر نہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: انگرکھے پر جو صدری یا

---

1 … ترمذی، 403/1، حدیث: 378
2 … ہدایہ شریف، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد۔۔۔الخ، فصل ویکرہ۔۔۔الخ، 64/1
3 … بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد۔۔۔الخ، فصل عقص شعر۔۔۔الخ، 26/2

چُغہ (یونی جیکٹ یا واسکٹ) پہنتے ہیں اور عرف عام میں ان کا کوئی بوتام (بٹن) بھی نہیں لگاتے اور اسے معیوب بھی نہیں سمجھتے، تو اس میں بھی حرج نہیں ہونا چاہئے، کہ یہ خلاف معتاد (عادت) نہیں (لہذا مکروہ بھی نہیں)۔[1]

علماء کرام لکھتے ہیں: اس طرح کپڑا پہن کر نماز پڑھی کہ نیچے کرتے کا سارا بٹن بند ہے اور اُوپر شیروانی یا صَدری (جیکٹ وغیرہا) کے کل یا بعض بٹن کھلاے ہیں، تو حرج نہیں۔[2]

ساتواں مسئلہ: ہیٹر کے آگے نماز پڑھنا

مسجدوں میں عموماً گیس کے ہیٹر ہوتے ہیں، جن میں ایک جالی لگی ہوتی اور وہ جالی آگ کی وجہ سے سرخ ہوجاتی ہے، لیکن وہاں نہ تو انگارے ہوتے ہیں اور نہ ہی بھڑکتی ہوئی آگ، لہذا اگر نمازی کے سامنے اس قسم کا چلتا ہوا ہیٹر موجود ہو، تو اس میں کراہت نہیں، کیونکہ مجوسی یعنی آگ کی پوجا کرنے والے اِس کی پوجا نہیں کرتے، البتہ بھڑکتی آگ اور دہکتے انگاروں کا تنور یا چولہا وغیرہ سامنے ہو، تو یہ مکروہ ہے، کیونکہ مجوسی اِن کی پوجا کرتے ہیں اور اِن کے سامنے نماز پڑھنے میں مجوسیوں کے ساتھ مشابہت ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: شمع یا چراغ یا قندیل یا لیمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو، تو کراہت نہیں، کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، 386/7
2 ... فتاویٰ فقیہ ملت، 174/1

آگ اور دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگیٹھی سامنے ہوں، تو مکروہ کہ مجوس ان کو پوجتے ہیں۔[1]

آٹھواں مسئلہ: جرسی کو فولڈ کرنا

بعض احباب نے سردیوں میں سویٹر یا جرسی پہنی ہوتی ہے جس کو نیچے سے فولڈ کیا جاتا ہے، اگر تو جرسی سویٹر ایسا ہے کہ وہ بنا ہی یوں ہے کہ فولڈ شدہ ہے پھر تو کوئی مسئلہ ہی نہیں اور اگر اتنا فولڈ کیا جو عادت کے مطابق ہے اور ہر کوئی اتنا موڑتا ہے اور اس کو عام طور پر برا بھی سمجھا جاتا اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر اس قدر فولڈ کیا کہ جو عادت کے مطابق نہیں جیسا کہ بعض دوست احباب پیٹ کے ادھے حصے تک فولڈ کر لیتے ہیں ایسوں کی نماز البتہ مکروہ تحریمی ہو جائے جس کو دوبارہ پڑنا ہو گا۔

نواں مسئلہ: لوشن لگانا

سردی میں خاص طور پر ہر شخص ہی جسم پر لوشن وغیرہا استعمال کرتا ہے البتہ لوشن لگانے میں یہ احتیاط لازمی فرمائیں کہ زیادہ نہ لگے اگر اس قدر زیادہ لگا لیا کہ جسم پر اس کی تہہ بن گئی جس کی وجہ سے وضو وغیرہا کا پانی جسم تک نہ پہنچا تو وضو نہیں ہو گا۔
علامہ حسن بن عمار رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: شرط صحته أي الوضوء زوال ما يمنع وصول الماء إلى الجسد كشمع وشحم

---

1 … فتاوی رضویہ، 619/24

یعنی جو چیز پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکے جیسے کہ موم، چربی وغیرہا ان کو دور کرنا وضو کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔[1]

دسواں مسئلہ: سردیوں میں تیمم کرنا

جس طرح عام دنوں میں نماز کے لئے وضو یا فرض غسل کرنا شرط ہے، یونہی سردی کے موسم میں بھی شرط ہے، وضو و غسل پر قدرت ہونے کے باوجود، بلا اجازتِ شرعی تیمم کرکے نماز پڑھیں گے، تو سخت گنہگار اور عذابِ نار کے حق دار ہوں گے اور وہ نماز بھی ادا نہیں ہوگی، بلکہ اسی طرح ذمہ پر باقی رہے گی، جسے وضو یا غسل کرکے دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا، البتہ اگر پانی کے استعمال سے جان جانے یا کوئی عضو ہلاک ہونے یا بیمار ہونے یا بیماری بڑھنے یا پہلے سے بیمار آدمی کے دیر سے اچھا ہونے کا حقیقی خطرہ موجود ہو، تو اس صورت میں تیمم کرنے کی اجازت ہوگی۔

من عجز ۔۔عن استعمال الماء۔۔لبعده۔۔میلا۔۔او لمرض۔۔او برد یهلک الجنب او یمرضه ولو فی المصر اذا لم تکن له اجرة حمام ولا ما یدفئه۔۔تیمم یعنی جو شخص پانی کے ایک میل دور ہونے یا اپنے مرض یا ایسی سردی کی وجہ سے اس کے استعمال سے عاجز ہو، جو جنبی کو ہلاک یا بیمار کر دے گی، اگرچہ وہ شہر میں ہو، جبکہ اس کے پاس حمام کی اجرت نہ ہو اور نہ ایسی کوئی چیز ہو جس سے سردی کو دور کر سکے، تو ایسا شخص تیمم کر لے۔[2]

---

1 ... نور الایضاح، کتاب الطہارۃ، فصل فی الوضوء، ص21

2 ... تنویر الابصار مع در مختار، 1/232تا236

گیارہواں مسئلہ: لنڈے کے کپڑے پہننا

لنڈے کے کپڑوں پر اگر کوئی ظاہری نجاست نہ ہو تو اس کو بغیر دھوئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، البتہ دھو کر استعمال کرنا بہتر ہے، تاہم ان کپڑوں میں سے جو پتلون، پاجامہ یا شلوار وغیرہ ہو تو اس کو بغیر دھوئے استعمال کرکے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے غیر مسلموں استنجا، ہم بستری وغیرہ کے حوالے سے پاکی کا اہتمام نہیں کرتے، لیکن اگر کوئی پینٹ پاجامہ وغیرہا کو بھی بغیر دھوئے استعمال کرلے گا تو اس کی نماز ہوجائے گی اور اس کا یہ کپڑا پہننا جائز ہے۔[1]

یہ بھی یاد رکھئے کہ اگر لنڈے کے کپڑوں میں سے کوئی رقم وغیرہا ملی ہو تو وہ لقطہ کے حکم میں ہے لہذا اس کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں اس رقم کو اس کے مالک تک پہنچانا لازم ہے اگر ایسا ممکن نہیں تو کسی فقیر شرعی کو دے دیا جائے اور اگر خود فقیر ہے تو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے۔

بارہواں مسئلہ: جرابیں پہن کر مسجد میں جانا

مسجد اللہ پاک کا بابرکت اور پُرعظمت گھر ہے، اس کی تعظیم اور اس کے آداب کا خیال رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ مسجد کو پاک و صاف رکھیں اور ایسا کوئی بھی کام نہ کریں، جو مسجد کی تعظیم اور اس کے آداب کے خلاف ہو۔ مطلقاً

---

1 ... بدائع الصنائع، کتاب الطہارۃ، فصل فی بیان المقدار۔۔۔ الخ، 81/1

جرابیں پہن کر مسجد میں جانا منع نہیں البتہ بدبو والے پاؤں، جرابیں یا ان کے علاوہ کوئی بھی ایسی چیز مسجد میں لے کر جانا، جس سے مسجد میں بدبو پھیلے، ناجائز اور گناہ ہے۔
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مسجد میں کوئی ہو یا نہ ہو بہر صورت مسجد میں بدبودار چیز لے جانا ناجائز اور مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے۔ [1]

سردیوں کی احتیاطی تدابیر

پیارے بھائیو! جہاں سردیوں کے کئی ایک فوائد ہیں وہیں اس کے نقصانات بھی ہیں لیکن اگر ہم چند ایک احتیاطی تدابیر اپنا لیں تو ان شاء اللہ سردیوں سے ہونے والے نقصان سے امن میں رہیں گے۔

﴿1﴾... جہاں تک ممکن ہو زیادہ سردی کے موسم میں گھر سے نکلنے سے گریز کریں البتہ نکلنا پڑے تو اپنے کان، گردن، ہاتھ اور قدموں کو خصوصی طور پر ڈھانپنے کا اہتمام کریں۔

﴿2﴾... گرم کپڑوں کا استعمال زیادہ کریں، یاد رکھئے گرم کپڑے پہننا آپکی مردانگی پر حرف نہیں لائے گا بلکہ آپ کی صحت کی حفاظت کرے گا۔

﴿3﴾... ممکنہ حد تک ہیٹر وغیرہا تاپنے سے بچیں، اور اگر کمرے میں گیس ہٹر تاپ رہے ہیں تو کھڑکی دروازہ کھلا رکھیں اور رات کو ان آلات کو کمرے میں نہ چھوڑیں اور مین کنکشن بند کرنا نہ بھولیں۔

1... فتاویٰ رضویہ، 232/16 تا 233 بتقدم و تاخر

4﴾... بجلی والے گیزر، اور پانی گرم کرنے والے بجلی کے آلات استعمال کرنے میں احتیاط سے کام لیں اور ان چیزوں کو بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

4﴾... انڈے، مچھلی، گاجر، موسمبی اور سردیوں کے دیگر پھل استعمال کیجئے، جنہیں موافق ہو وہ شہد میں پانی ملا کر استعمال کریں کہ اس سے سردی سے حفاظت رہتی ہے، سردیوں میں روزانہ تقریباً 20 منٹ تک دُھوپ لیجئے۔

مآخذ

قرآن پاک		
کتاب	مصنف	مطبوعہ
کنزالایمان	امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر ابن کثیر	امام ابن کثیر متوفی 774ھ	دار طیبۃ للنشر والتوزیع 1999م
تفسیر القرآن من الجامع لابن وھب	أبو محمد عبداللہ بن وھب متوفی 197ھ	دار الغرب الاسلامی بیروت 2003م
تفسیر صراط الجنان	مفتی قاسم عطاری	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	محمد بن اسماعیل بخاری متوفی 256ھ	دار طوق النجاۃ بیروت 1422ھ
مسلم	مسلم بن الحجاج قشیری 261ھ	دار طوق النجاۃ بیروت 1433
ترمذی	محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی 279ھ	دار الغرب الاسلامی 1996م
ابن ماجہ	محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی متوفی 273م	دار الرسالۃ العالمیۃ 2009م
ابوداود	سلیمان بن اشعث متوفی 275م	دار الرسالۃ العالمیۃ 2009م
مسند احمد	احمد بن محمد بن حنبل متوفی 241ھ	مؤسسۃ الرسالۃ 2001م
ادب المفرد	محمد بن اسماعیل بخاری 256ھ	دار البشائر الاسلامیۃ 1989م
مصنف ابن ابی شیبۃ	عبداللہ بن محمد بن ابی شیبۃ متوفی 235ھ	مکتبۃ العلوم والحکم 1989م
معجم اوسط	سلیمان بن احمد طبرانی متوفی 360ھ	دار الحرمین 1995م
شعب الایمان	احمد بن حسین بیہقی متوفی 458ھ	دار الکتب العلمیۃ 2000م

فردوس الاخبار	ابو شجاع دیلمی متوفی 509ھ	دار الکتب العلمیۃ 1986م
فضل قیام اللیل والتہجد للآجری	محمد بن حسین الاجری متوفی 360ھ	دار الخضری مدینہ منورہ 1997م
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم اصبہانی متوفی 430ھ	مطبعۃ السعادۃ 1974م
مقاصد الحسنہ	شمس الدین سخاوی متوفی 902ھ	دار الکتاب العربی 1985م
مختصر للمروزی،	محمد بن نصر مروزی متوفی 294ھ	حدیث اکیڈمی فیصل آباد 1988م
تاریخ أصبہان	ابو نعیم اصبہانی 430ھ	دار الکتب العلمیۃ 1990م
التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار	زین الدین عبد الرحمن حنبلی متوفی 795ھ	مکتبۃ المؤید دمشق 1988م
ہدایہ شریف	علی بن ابو بکر مرغینانی متوفی 593ھ	دار احیاء التراث العربی
بحر الرائق	ابن نجیم مصری متوفی 970ھ	دار الکتاب الاسلامی
بدائع الصنائع	ابو بکر بن مسعود کاسانی متوفی 587	دار الکتب العلمیۃ 1986م
تنویر الابصار مع در مختار	محمد بن عبد اللہ تمر تاشی متوفی 1004ھ	دار الفکر بیروت
نور الایضاح	حسن بن عمار شر نبلالی متوفی 1069ھ	المکتبۃ العصریۃ 2005م
مَراقی الفلاح	حسن بن عمار شر نبلالی متوفی 1069ھ	المکتبۃ العصریۃ 2005م
الآداب الشریعۃ لابن مفلح	محمد بن مفلح صالحی متوفی 763ھ	عالم الکتب
فتاویٰ رضویہ	امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	رضا فاونڈیشن لاہور
فتاویٰ فقیہ ملت	مفتی جلال الدین امجدی	شبیر برادرز لاہور
بہار شریعت	مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی

مولف کی دیگر کتب
سب رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے کیا مراد ہے؟
watsapp 03218592031